

اسلامی تہذیب کی پہچان اور امتیاز

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد لعن النّس ان رسول اللہ ﷺ قال یا بنی اذا دخلت علی اهلك فسلم فکون برکة علیک وعلی اهل بیتک (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے بیٹے جب تم اپنے گھر والوں سے ملو تو (پہلے) سلام کرو وہ سلام تم اور تمہارے گھر والوں پر خیر و برکت نازل ہونے کا ذریعہ بنے گا۔

معزز حضرات قریباً دو ہفتہ ملک سے باہر ہونے کی وجہ سے دو جمعہ قبل اسلام کے اہم ادب اور عمل کا بیان کر رہا تھا وہ پایہ تکمیل تک نہ پہنچ سکا۔ جس کے بعض احکامات آج ذکر کرنے کی کوشش کروں گا۔ آپ کو معلوم ہے کہ سلام مسلمانوں کے لئے اس شعار کی حیثیت رکھتا ہے کہ یہ گویا مسلم و غیر مسلم کے درمیان مابہ الامتیاز کی حیثیت اسے حاصل ہے۔ دین و شریعت کے مطابق جو الفاظ دوسرے کے سلامتی کے لئے دعائیہ انداز میں ادا کرنے والے کا معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ شخص مسلمان ہے سلام کا جواب دینے والا اگر آنحضرت ﷺ کے ارشاد کردہ الفاظ کے مطابق جواب دے تو سمجھ لیا جائے کہ وہ بھی مسلمان ہے۔ کیونکہ کافروں کا اہل ہی نہیں کہ اس کے لئے دین و دنیا کی سلامتی کی دعا کی جائے اس وجہ سے آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے:

سلام: اسلامی تہذیب و تمدن کی پہچان:

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ لا تبد وء الیہود ولا النصارى بالسلام و اذا

لقیم احلہم فی طریق فاضطر وہ الی اضیقہ (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہودیوں اور عیسائیوں پر سلام کرنے میں ابتداء نہ کرو اور جب تم راستے میں یہود و نصاریٰ میں سے کسی سے ملیں تو ان کو تنگ ترین راستے پر چلنے پر مجبور کرو۔

محترم ساتھیو! کافروں پر سلام میں پہل نہ کرنے کی تاکید آنحضرت ﷺ نے اس لئے فرمائی کہ سلام درحقیقت اسلامی تہذیب و تمدن کا وہ عظیم عطا کردہ انعام ہے جس کو حاصل کرنے کا اعزاز صرف صراطِ مستقیم پر چلنے والے اللہ کی وحدانیت کے قائل اور حضور کے نبوت کے اقرار کرنے والے کو حاصل ہے۔ جبکہ کافرانہ امور کا منکر اور دینِ حق کا دشمن ہونے کی وجہ

سے اس مبارک کلمہ کے اجور و ثمرات کا مستحق ہی نہیں فقہاء و محدثین کے بقول اگر غیر مسلم ”اسلام علیکم“ جیسے کلمہ پر ابتداء کریں تو اس کے جواب میں صرف علیک علیکم کہہ دینا بھی کافی ہے۔ اگر واسطہ کسی ایسے مجمع سے پڑے جہاں مسلم و غیر مسلم اکٹھے موجود ہوں تو پھر مسلمان کی نیت سے سلام کرنا منسوخ ہے۔

اہل و عیال پر سلام کی فضیلت:

اسلام کی اپنے اہل و عیال سے محبت و تعلق کا اندازہ اس بات سے خوب لگ سکتا ہے اور سب لوگوں کی نسبت ہر مسلمان کا زیادہ اور بار بار واسطہ اپنے اہل و عیال سے پڑتا ہے سلامتی کی دعا کے بھی یہ زیادہ حقدار ہیں جس کے پیش نظر ارشاد نبویؐ ہے کہ جب گھر میں داخل ہوا اپنے گھر والوں کو سلام کرو جب نکلنے کا موقع ہو تو سلامتی کے پیش نظر گھر والوں سے رخصتی سلام کے ذریعہ کرو۔ ہمارے اکثر پشتون علاقہ میں خصوصاً مرد حضرات نہ جانے اس کو اپنی توہین یا غیرت کے خلاف سمجھ کر اپنے آقا ﷺ کی اس سنت سے غافل ہو جاتے ہیں رب العزت مجھے اور آپ سب کو حضور ﷺ کے چھوٹی سی چھوٹی سنت پر عمل کی توفیق عطا فرما دیں کتنا آسان عمل اور اجر و ثواب کا سیل لگا ہوا ہے منہ سے خیر کے ہر لفظ پر دس نیکیاں سیکندوں میں بغیر کسی محنت اور مشقت کے مل جاتی ہیں۔

امت مسلمہ کی باہمی مودت کا وسیلہ: یہی جملہ نہ صرف رسی طور پر ادا کیا جاتا ہے اگر صدق دل سے جو زبان سے کہنا ہو اس کا معنی و مفہوم بھی ملحوظ خاطر رہے تو دو مسلمانوں کے درمیانی باہمی محبت و مودت کا بھی بہترین نسخہ ہے۔

سید المرسلین کا فرمان ہے: عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ ﷺ لا تدخلون الجنة حتی تؤمنوا ولا

تؤمنوا حتی تحابوا۔ اولاً ادلکم علی شئی اذا فعلتموه تحاببتم افشو السلام (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت ابی ہریرہؓ آنحضرت سے روایت کر رہے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تم مومن نہ ہو جاؤ اور تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں ایک دوسرے سے محبت نہ کرو کیا میں تم کو وہ عمل نہ بتا دوں جس کے کرنے سے تمہارے درمیان محبت پیدا ہو جائے (پھر وہ عمل ذکر فرمایا کہ) سلام کو آپس میں خوب پھیلاؤ۔۔۔ آپ حضرات نے سن لیا کہ حضور ﷺ نے جنت میں داخلہ کیلئے شرط مسلمان کے لئے یہ رکھ دی کہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان سے اللہ کی رضا کے لئے محبت کرے۔ اور محبت پیدا ہونے کے لئے جو علاج تجویز فرمایا وہ یہ کہ آپس میں سلام کو خوب پھیلاؤ۔

ہر بار ملاقات میں سلام کا اہتمام: یہی وجہ ہے کہ شریعت نے بار بار ملاقات پر ہر بار سلام کا حکم دیا۔ مرشد

دو عالم ﷺ کے مطابق ایک بار سلام کرنے کے بعد اگر کچھ وقفہ کے بعد دوبارہ ملاقات ہو جائے تو پھر سلام کرنا ہے۔

ارشاد ہے تم میں سے کوئی شخص جب اپنے مسلمان بھائی سے ملے تو چاہیے سب سے پہلے اس کو سلام کرے (ان کے جدا ہونے کے بعد) اگر دونوں کے درمیان کوئی درخت یا دیوار یا پتھر حائل ہو جائے اس کے بعد پھر ملنا ہوا تو (اس کو) دوبارہ

سلام کرنے، یہ کہنا اپنے آپ کو دنیوی اخروی بربادی میں مبتلا کرتا ہے کہ کیا میرا اور کوئی کام نہیں کہ میں صرف بار بار سلام کرتا رہوں گا۔ یہ تصور بالکل لغو بلکہ شیطان کا دوسرا ہے بلکہ تھوڑے سے وقفہ کے بعد جس میں جدائی اور فرقت آجائے دوبارہ سلام کرنا حضورؐ کا پسندیدہ فرمودہ ہے۔ صحابہؓ اور خیر القرون کے ادوار میں سلام کا رواج عام تھا تو ان مقدس ہستیوں کا تاریخ کا اگر آپ مطالعہ کریں تو یہی ثابت ہوگا کہ ہر طرف محبت اور الفت کا دور دورہ تھا ہر مسلمان دوسرے مسلمان کی جان مال اور اولاد کی حفاظت کے لئے سب کچھ قربان کرنے کے لئے بیتاب رہتا۔ دوسرے شخص کے لئے وہ کچھ پسند کرتے جو اپنے لئے حاصل کرتا چاہتا ہر مسلمان کے بارہ میں یہ تمنا اور خواہش کہ جس نقصان وہ کام سے اور چیز سے وہ خود بچ رہے دوسرے کے بارے میں یہی آرزوی

ترک سلام کی مضرتیں: آپس میں اس والہانہ عقیدت اور محبت کے کئی اسباب میں ایک بڑا سبب حضور ﷺ کا یہ فرمان تھا۔ **افشوا السلام** سلام کو پھیلاؤ تو تمہاری آپس میں محبت بڑھ جائے گی۔ جب ہم نے اس عظیم سنت کو چھوڑا مسلمانوں کی بہت کم نقاد اس پر عمل پیرا ہے۔ دنیا کے نقشہ پر واقع تمام مسلمان باہمی انتشار و اختلاف کا شکار ہو کر امت مسلمہ آپس میں ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے میں مبتلا ہے اس قتل و غارت، ذلت و خواری کا ایک بڑا سبب یہ بھی ہے کہ امت ”سلام“ کی سنت سے غافل ہو گئی۔

ترویج سلام کی برکات:

اگر آج سے ہم اپنے دل میں اٹل فیصلہ کریں اور سلام کہنے کی سنت کی ابتداء اپنے گھر سے شروع کر کے گلی، محلہ، گاؤں اور تمام شہر میں پھیلا دیں تو ہم بھی اللہ کے فرمان کہ ”جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کریم ﷺ کی (مکمل) اطاعت کرے گا اللہ جل جلالہ اسے جنت کے باغات میں داخل کرے گا۔ جن کے نیچے بہتی ہوئی نہریں ہوں گی“ کا مصداق بن سکتے ہیں۔ سرکارِ دو عالم ﷺ کی ایک ایک سنت پر عمل کرنے کے حضور ﷺ کی محبت رضا اور خوشنودی حاصل ہو کر گناہ معاف اور جنت کے دائمی عیش و عشرت انبیاء اولیاء اللہ، شہداء اقیاء اور نیک بندوں کی جنت میں رفاقت نصیب ہوتی۔ بات ہو رہی تھی سلام کرنے کی جو خالص اللہ تعالیٰ سے سلامتی کی طلب اور دعا ہے اور بتنی بات ہے جسے اللہ کی سلامتی حاصل ہو جائے اسے کون نقصان تکلیف یا پریشانی سے دوچار کر سکتا ہے کیونکہ اللہ ہی طاقت کا حقیقی سرچشمہ اور نفع و نقصان دینے کا مالک ہے آج اگر ہم نے قرآن و سنت کی بتائی ہوئی اسلامی تہذیب کو چھوڑ کر غیر مسلم تہذیب کی نقالی شروع کر دی اور سلام کرنے اور سلام کا جواب دینے میں کٹار کی اتباع کرنے لگ گئے تو نگہ کر کے رہیں گے نہ گھاٹ کے۔

جان پہچان کی بنیاد پر سلام ملاقات قیامت میں اسے ہے:

محترم دوستو! اس بات کو ذکر کرنے کا دوبارہ اعادہ کر رہا ہوں جو مسلمان ملے اسے سلام کرتا ہے۔ چھوٹے بڑے والد اہل غریب اپنے برائے کا تصور اور خیال کے بغیر اس بات میں جب سلام کا باب شروع ہوتا ہے طلباء کو نصیحت کرتا

ہوں کہ خدا را سلام کرنے میں واقف و ناواقف کا فرق نہ کریں، کئی دوست آنکھوں کے کونے سے دیکھتے ہیں کہ اگر آنے والا مجھے سلام کہہ دے تو میں بھی جواب دوں گا ورنہ خاموشی سے گزر جاتے ہیں۔ سلام میں ابتداء کرنا والے کے اجر و سلامتی کے کئی حوالے احادیث سے دے چکا ہوں۔ اعلیٰ ادنیٰ اپنے اور غیر میں فرق کرنے کو علامات قیامت میں شمار کیا گیا ہے۔ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ان من اشراط الساعة ان يسلم الرجل على الرجل لا يسلم عليه الا للمعرفة: (رواہ احمد)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا علامات قیامت میں سے ایک علامت یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کو صرف اس بنیاد پر سلام کرے کہ وہ اس کا واقف ہے۔ (حالانکہ سلام کرنے کی شرط یہ ہے کہ جسے سلام کیا جائے مسلمان ہو)

سلام کے آداب و احکام:

محترم ساتھیو! اسلام عالمگیر مذہب ہے زندگی کا ایسا شعبہ نہیں جس میں عمل خیر کرنے یا نہ کرنے کی وضاحت نہ ہو۔ ہر چیز حتیٰ کہ سلام میں بھی فرق مراتب مثلاً عمر رسیدہ، غیر محارم، بعض ایسی کیفیات جن میں سلام کرنے والا یا سلام کا جواب دینے والا مصروف ہوتے، الگ الگ احکامات ذکر کئے گئے، بگاڑی یا کسی سواری پر سوار شخص راستے میں پیدل چلنے والے کو سلام کرے گا، وجہ یہ ہے کہ سوار کو فوقیت اور برتری حاصل ہے۔ پیدل چلنے والے کی حالت سوار کے مقابلہ میں کمزوری کی ہے، مومن کیلئے حکم عجز اکھاری اور تواضع اختیار کرنے کی ہے تو سوار کو عجز و اکھاری کے اظہار کیلئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ يسلم الراكب على الماشي والماشي على القاعد والقليل على الكثير تعداد کے لحاظ سے کم لوگ اپنے سے تعداد میں زیادہ افراد کو سلام کریں، اکثریت کے احترام کو مدنظر رکھتے ہوئے اقلیت کو سلام پر عمل کرنے کی ترغیب فرمائی، عمر میں چھوٹا اپنے سے عمر میں بڑے کو سلام کرنے پر مامور ہے، اسلام نے کئی مواقع پر ”کبر الکبر“ کے ضابطہ کے تحت عمر رسیدہ یعنی بزرگ کی بزرگی کی رعایت کرنے کی تعلیم دی، تاکہ ہر عمل میں اسلام کے اعلیٰ ترین آداب میں حضور کی اتباع نمایاں ہو تو آنحضرت تو عجز و اکھاری اور ہر اعلیٰ وصف کے انجام پر فائز تھے

بچوں اور غیر محرم خواتین کو سلام کرنے کا حکم:

جب ان کا گزر بچوں پر ہوتا بچوں پر بھی تواضع اور بچوں کے ساتھ کمال شفقت و محبت کے جذبہ کے طور پر ان پر سلام میں سبقت فرماتے۔ بخاری شریف اور مسلم شریف میں روایت ہے کہ عن انس ان رسول اللہ ﷺ مر على غلمان فسلم عليهم آج کے اسلام سے بے خبر جدت پسند اور بیگانہ عورتوں کے ساتھ مخلوط رہنے کے خواہشمند برائے نام مسلمان جن کا مطالبہ رہتا ہے عورتوں کو غیر مردوں کے ساتھ ہر قسم کے ملنے چلنے کی آزادی ہے، پردہ کی پابندی نہ ہو، کفار کی طرح عورتوں کو بھی اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے بے لگام زندگی گزرنے کی اجازت دی جائے، ان

کو یہ ذہن نشین کرنا چاہیے کہ دین متین اور شریعت مطہرہ نے مردوں کو جو ان اجنبی عورتوں کو سلام جیسے مقدس اور محترم الفاظ کہنے سے سختی سے منع فرمایا اسی طرح مردوں کا غیر محرم عورتوں کو سلام کرنا جائز نہیں۔ اگر کسی گھر میں فون موجود ہے غیر محرم کا فون آنے پر گھر میں موجود عورت کو نہ صرف اسے سلام کہنے کی اجازت ہے اور نہ سلام کی۔ غیر محرم کیلئے بیگانہ عورت کی آواز سننا بھی حرام ہے۔ مگر افسوس کہ بے راہ روی میں جتنا مرد اور عورتوں نے اپنی فحاشی اور بے حیائی کا ذریعہ ٹیلیفون بنایا اگر کہیں بدکار مرد اور فاحشہ عورتوں کا آپس میں رابطہ کرنے میں کچھ مشکلات موجود تھیں تو وہ رہی سہی کسر موبائل فون سے پوری کر کے بدکاری کی راہیں آسان کر دیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ موبائل میں اگر جدید تصورات کے مطابق تھوڑے سے فوائد ہیں تو نقصانات اگر شمار کئے جائیں تو اس کے مقابلہ میں فوائد کی کوئی حیثیت ہی نہیں۔ ہر مرد اور بدکار عورت کے ساتھ موجود اس فون نے ان کے ناپاک عزائم کو پورا کرنے میں آسانی پیدا کر دی ان کے درمیان کسی رابطہ کرنے والے کی اب ضرورت ہی نہ رہی۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہمارے معاشرہ میں ڈاکہ زنی، قتل و قتال، زنا کاری اور دیگر جرائم کی جو بہتات ہے اس میں موبائل فون کا مرکزی اور اہم کردار ہے جبکہ مذہب حق نے کسی فتنہ و شر سے محفوظ رہنے کے لئے عورتوں کو بیگانہ مرد اور مرد کو اجنبی جوان عورت کو سلام کرنے سے بھی منع فرمایا۔

سلامتی کی دعا میں عموم ہے:

خلاصہ یہ کہ بقول ایک بزرگ ”السلام“ اللہ کا نام دارالسلام جنت کا نام دارالسلام یعنی ہر قسم کا سکون و سلامتی جنت میں ہے پھر علیکم صیغہ جمع ہے اشارہ اس طرف ہے کہ السلام علیکم میں سلامتی من جانب اللہ ہوتی ہے تو سب سلامتی کی دعا میں شامل ہوئے۔ حاضر صرف ایک ہے جبکہ اللہ کے کرم و احسان ہے۔ فرشتے اور جنات بھی سلامتی کی دعا میں شامل ہو جائیں گے۔

جن لوگوں پر سلام مکروہ ہے:

محترم حضرات بعض مواقع و حالات میں کسی پر سلام کرنا اور سلام کا جواب دینا مکروہ ہے جسے علامہ شامی نے رد المحتار میں جمع کیا ہے۔ (۱) اس آدمی پر سلام جو علانیہ طور پر فاسق ہو۔ (۲) دوسروں کو گالیاں دینے والے پر سلام (۳) عمر کا سارا وقت کوتر بازی جیسا عبث کام میں ضائع کرنے شخص پر سلام۔ (۴) گناہ میں مبتلا افراد پر سلام (۵) قضاے حاجت کے دوران سلام (۶) کھانے میں مشغول شخص پر سلام (۷) قرآن پاک کی تلاوت رکوع، اذکار میں مشغول شخص پر سلام (۸) وضوء میں مشغول شخص پر سلام (۹) اذان کے دوران دینی کتب کی تکرار اور سلبہ کے دوران سلام کرنا مکروہ و کافر پر سلام ناجائز ہے۔

رب ذوالمنن جیسے در آپ سب کو محبوب ربانی ﷺ کی ترم سنن پر گامزن رہنے کی توفیق نصیب

فرمادیں۔ آمین